

## مالیاتی اور تعلیمی ادارے "مشرف بے قادیانیت" کیوں؟

آخر سوال کا کیا جواب ہے کہ آنٹھیک تین ماہ ہوتے ہیں، جب سے طبع عزیز میں "پرویزی عبده" کا آغاز ہوا ہے، حکومت کی "تجهیات و برکات" اور "فونڈ و ثمرات" سے سب سے زیادہ قادیانی گھبٹ مردہ، "مشرف" اور محتشم ہو رہی ہے۔ دور کیوں جائیے، اسی روایا میں کی یہ چند خبریں ملاحظہ کیجئے، جن کے مطابق (۱) سنترل پورڈ آف ریونیو (سی بی آر) کا جیائزہ میں ایک قادیانی ریاش ملک کو بنادیا گیا ہے۔ (۲) قادیانی جماعت کی آمدی کوائم ٹکس سے متعلق قرار دے دیا گیا ہے۔ (۳) بھنودور میں، قومیائے متعلقی اداروں میں سے، قادیانیوں کے تعلیمی ادارے، قادیانیوں کی تعلیمی ملکیت میں واپس دیئے جا رہے ہیں۔

میں ملکن ہیے، ان خبروں کی "سرکاری منطق" یہ ٹھیک کی جائے کہ معقول کی باشاطکا دروازوں کو بلا ضرورت، مذہبی رنگ دے کر مقاصد بنایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ منطق و نکی ہی بودی، بھونڈتی، بغوار فریب کاراں بھوگی، جیسی کہ ہمیشہ سے اس طرح کے چیزوں میں ہوا رہتی ہے۔ سی بی آر کا بنیادی جیائزہ میں ریاش ملک وی شخص ہے جس نے اس سال میں، سی بی آر نے مظلہ کیے جانے والے ۱۰۳۶ ابتدعوں ان افراد کی فہرست میں سے قادیانیوں کے نامہ نکال کر، دیانت دار مسلمان افراد کے نام شامل کیے۔ اور یہ بات حکومت کے توٹس میں ادائی جا چکی ہے۔ سی بی آر میں گھے ہوئے "قادیانی ہافی" کو، اعلیٰ عبدهوں پر فائز جو پاچ چھتے قادیانی سرپرستی میبا کرتے ہیں، ریاش ملک ان کا سر غصہ چلا آ رہا ہے۔ ادعا ملک کی ملکے سکولوں کی واپسی کا تعلق ہے، حکومت کا کہنا ہے کہ وہ اولاً صرف اقلیتوں کے سکول واپسی کر دی جائے، لہذا عیسائیوں کو سکول واپس کر دینے گئے ہیں اور قادیانیوں کو سکول لوٹائے ہی جانے والے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ عیسائیوں کو اپنا "غیر مسلم اقلیت" بونا تسلیم ہے۔ کیا قادیانی بھی اپنی یہ حیثیت تسلیم کرتے ہیں؟ وہ اپنے آپ کو جب تک "مسلمان" بادر کرنے سے باز نہیں آتے، بلکہ غیر مسلم اقلیت کے، ملٹے والی مراعات کے کوئی سخت قرار پائیں گے؟ جب کہ قادیانی جماعت خالصتاً ایک سیاسی تحریک ہے۔ ایک اسی تحریک جس کی، روز اول سے صیونی تحریک سے گاہ میں چھٹی چلی آ رہی ہے اور جو آج بھی یورپ و امریکہ میں پوری آزادی کے ساتھ، اپنا تبلیغی و تعلیمی کفر یونیورسٹی و رک چلا رہی ہے۔ پاکستان سمیت کسی بھی اسلامی ملک میں، قادیانیوں کے "تعلیمی ادارے" تحریک و سازش کے ان اڑوں کے سوا کوئی

دینیت نہیں رکھتے کہ جہاں سے مشرقی پاکستان کو بچال دیش بنانے والی زہری ذہنیت کی فوچس تربیت پا کر برآمد ہوا کرتی ہیں۔

جزل پروزہ مشرف، بیک وقت سات اعلیٰ ترین عبدوں پر فائز ہیں، گویا ہفت کشور کے مالک ہیں — لیکن یہ جو کچھ ان کے عبد حکومت میں ہو رہا ہے، اس سے بظاہر تو بھی محسوس ہوتی ہے کہ اس ملک کے اداروں اور اس ملک کے مستقبل کا سودا طے پار رہا ہے۔ گنتی کی چند قادیانی یورڈ کرٹس نے آئی ایم ایف اور ولہ بینک کی مدد سے ایک ایسی بساط بچھائی ہے کہ جس پر ملک کے اسلامی شخص، آئین، قانون، ملکی سلامتی، عدل، انصاف اور حب الوطنی کی دینیت پہنچنے ہوئے مہروں کی ہدایتی گئی ہے۔ جزل صاحب! اس ملک کو، اس کی معیشت کو، اس کے تعلیمی شعبے کو اور اس کے انتظامی تکمیلوں کو قادیانی شاطروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ نہ ایسا کبھی ہونے دیا گیا، نہ آئندہ ایسا ہو گا۔ کاش! آپ اس حقیقت سے، حالات کی "زبانی"، اتفق ہونے کی بجائے، ملکی تاریخ کے بچاں سالہ و اقلات کی "زبانی"، اتفاق ہو جائیں۔ کیا جزل صاحب کے عسکری پستیاؤں، عدالتی مہریاؤں اور انتظامی دربانوں میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو انہیں بتا سکے کہ "محمد کی خلافی دین حق کی شرط اول ہے" اور..... دین کے خداوں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خداوں کی تازبرداری، ملک کی خداری سے کہیں بڑھ کر بھی اسک جرم ہے۔ ایک ایسا جرم، جس کی سزا جلد یاد بریل کے رہتی ہے۔

### جزل مشرف کا دورہ بھارت

گزرش ماہ صدر مملکت جزل مشرف نے بھارت کا طوفانی دورہ کیا۔ بھارت جانے سے پہلے وہ ملکی اور غیر ملکی ذراائع مبالغہ کا اہم ترین موضوع بننے رہے۔ اداریوں، کالموں، تجزیوں اور خبروں پر چھائے رہے۔ لیکن آنے کے بعد مظہر کسر تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے بھارت پہنچ کر، مسئلہ کشمیر کو جس طرح اپنی جارحانہ نتائجوں کا مرکز و مخور بنایا، اس کے نتیجے میں پڑی ای اور حسین فطری امر تھا۔ عوام نے ان کی ملتگوں کے نتیجے میں جو امیدیں اور آرزوئیں ان سے وابستہ کی تھیں، مذاکرات کی تاکامی نے ان پر پانی پھیردیا اور ملک کی سیاسی و قومی فضاء پر پھر مایوسیوں کے بادل چھائے۔ ہم نے گزرش شمارے میں بھی عرض کیا تھا کہ مذاکرات کے نتیجے ہونے کے تویی امکانات ہیں۔ سو وہی ہوا، جس کا خدش تھا۔

بھارت مسئلہ کشمیر پر اپنی رائے کے ملاوہ کوئی دوسری بات مانتا تو درکار سننا بھی گوار نہیں کرتا..... وہی "اٹوٹ اگنگ" کا دیکھاں اور بھاٹاں۔ میڈیا نے جزل صاحب کو بہرہ اور فائی جبکہ عوام نے مٹاڑ ہو کر نہیں ایک جری اور بہادر انسان قرار دیا..... مگر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے جذبات سرد ہوتے گئے اور ان پر حزن و یاس کی اوس پڑتی چلی گئی۔ جرنلی سیاست کے بعض باریک میں تجویز ہنگاروں کا کہتا ہے کہ غلق خدا کے خوف اور سیاسی جماعتوں کی حکومت مخالف تحریک کو تاکام بنانے کیلئے مذاکرات کو تاکام بنادیا گیا۔